تاریخ: دن:

(Assignment: 2):-

اُمتِ مسلمہ کے مسائل اور ان کے حل؟

جواب:

تعارف:

اُمتِ مسلمہ کو نہایت پیچیدہ و گہرے مسائل کا سامنہ کرنا پڑ رہا ہے جن میں اتحاد کی کمی، عدل و انصاف کی کمی، بدعات میں اضافہ، سیاسی عدم استحکام، دین سے دوری، اسلاموفوبیا اور دنیاوی آسائشوں کی طرف بے تحاشا رغبت سرِفہرست ہیں۔

مندرجہ بالا مسائل کو صرف و صرف قرآن و سنت کی روشنی میں ہی حل کیا جا سکتا۔ قرآن کے رہنما اصولوں کو اپنا کر ہی ہم ان مسائل سے با آسانی چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔

(اُمتِ مسلمہ کے مسائل):-

اتحاد و اتفاق کا فقدان:

اُمت ہمیں مختلف طرح کے گروہوں میں بٹ چکی ہے چاہے وہ لسانی ہوں، علاقائی، صوبائی، فرقہ وارانہ یا پھر ملکی سطح پر۔ اُمتِ مسلمہ کی مثال بکھرے ہوئے موتیوں کی مانند ہو گئی ہے۔ اس نا اتفاقی کے باعث دشمنوں کو طاقت ملتی ہے اور اُمتِ مسلمہ کو سنجیدہ حالات کا سامنہ کرنا پڑتا ہے۔

"اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو"
(ال عمران: 103)

تاریخ: ____________

② عدل و انصاف کی کمی:

اُمتِ مسلمہ اسلامی تعلیمات کو بھلا چکی ہے جس کی بدولت عدل و انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوتے اور معاشرے میں انتشار پھیلتا ہے۔

سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

جس معاشرے میں عدل و انصاف ختم ہو جائے وہاں بیرونی طاقتوں کا اثر جلد و گہرا ہوتا ہے۔ عدل و انصاف کے فقدان سے ریاست اور عوام کے درمیان حالات ناگوار ہوتے چلے جاتے ہیں۔

③ فرقہ واریت: گروہ بندی

اُمتِ مسلمہ مختلف طریقوں سے گروہوں میں تقسیم ہو چکی ہے خواہ وہ لسانی ہوں یا علاقائی، ملکی ہوں یا صوبائی، یا پھر دینی تعلیمات میں گروہ بندی ہو۔

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو کیا مسلمان بھی ہو

اسلامی تعلیمات کے مطابق فرقوں میں تقسیم ہونا سخت ناپسندیدہ اور منع ہے۔ قرآنِ کریم میں ارشادِ ربانی ہے:

"اور اُن لوگوں میں سے نہ ہونا جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی گروہوں میں بٹ گئے اور ہر ایک فرقہ اسی میں مگن ہے۔ (القرآن)

دنیاوی آسائشوں کی طرف بے تحاشا رغبت: آخرت کی فکر نہ کرنا

اُمتِ مسلمہ جن سنگین مسائل میں گھری پڑی ہے ان میں سے ایک اہم مسئلہ دنیاوی لذتوں کے پیچھے بھاگنا ہے۔ اپنی اصل منزل۔ آخرت کو بھلائے بیٹھے ہیں۔ اسلام دنیاوی فوائد کو حاصل کرنے سے منع نہیں کرتا بلکہ دین اور دنیا کو ساتھ ساتھ لے کر چلنے کا درس دیتا ہے۔ دنیاوی کاموں کے ساتھ ساتھ آخرت کی فکر و تیاری بھی کرنی چاہیے۔ قرآن میں ارشاد ربانی ہے:

"اور دنیا کی زندگی تو محض کھیل تماشا ہے اور (ہمیشہ کی) زندگی تو آخرت کی ہی ہے" **(سورۃ العنکبوت: 64)**

"اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی تو چند روز کی ہے اور اصل ٹھکانہ تو آخرت کا ہی ہے" **(سورۃ غافر: 39)**

سیاسی عدم استحکام:

ایک مزید اہم مسئلہ جو اُمتِ مسلمہ کو درپیش ہے وہ سیاسی جماعتوں کے جھگڑے اور سیاسی عدم استحکام ہے۔ ہر سیاسی جماعت اپنے مفاد کو مدِنظر رکھتی ہے اور عوامی فلاح کا بہت کم سوچا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں سیاسی جماعتوں کے آپس کے اختلاف کی وجہ سے ملک و معاشرے میں انتشار پھیلتا ہے۔ ملک کی معاشی ترقی کے لیے سیاسی مستحکم ہونا

دن:
تاریخ:

لازم و ملزوم ہے۔ سیاسی رہنماؤں کی ناقابلِ نفاذ پالیسی ماحول کو ناگوار بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ سیاسی نظام کو اسلام کے احکامات سے الگ سمجھا جاتا ہے اور یہی اصل وجہ ہے اُمتِ مسلمہ کی پسماندگی کی۔

جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

دہشت گردی اور انتہا پسندی:

چند گروہوں کی وجہ سے مسلمانوں کو دہشت گردی کو فروغ دینے کا سبب سمجھا جاتا ہے جبکہ دینی تعلیمات دہشت گردی کے بالکل مخالف ہیں۔

"جس نے ایک انسان کو قتل کیا بغیر کسی جان کے بدلے کے یا زمین میں فساد کے سبب، تو گویا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا۔" (المائدہ)

دین سے دوری: عمل میں کمی

اُمتِ مسلمہ نے دین کی تعلیمات اور قرآنی احکامات کو پسِ پشت ڈال دیا ہے۔ دین کے بجائے مغربی تہذیب کو اپنانے پر تُلے ہیں اور مغربی تہذیب کو مثالی (ideal) سمجھ بیٹھے ہیں۔ جبکہ اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے اور اُمتِ مسلمہ کو اسلام کو اپنے عمل میں لانا چاہیئے تاکہ ان مسائل کا خاتمہ کیا جا سکے

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

دن: ____ تاریخ: ____

۵ سائنسی و تحقیقی پسماندگی:

مسلم اُمت سائنس کے میدان میں شدید پسماندگی کا شکار ہے۔ بامقابل امریکہ، چائنہ، جاپان، اسرائیل اُمتِ مسلمہ سائنس و تحقیق کے شعبے میں نہایت پیچھے رہ چکی ہے اور یہ ایک اہم وجہ ہے جو مسلمانوں کو ترقی سے روکتی ہے۔

آنکھ جو دیکھتی ہے لب پہ آ نہیں سکتا
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو گئی

۶ خواتین کے مسائل: حقوقِ نسواں

خواتین کو کئی ممالک میں تعلیم و نوکری کے حصول سے روکا جاتا ہے جبکہ اسلامی تاریخ پر نظرِ ثانی کی جائے۔ مثلاً طالبان کی حکومت نے عورتوں کو گھر تک محدود کر کے تعلیم سے دور رکھا جبکہ یہ اسلام کے مساوی نہیں ہے۔

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"
(بخاری)

اسلاموفوبیا:

اسلاموفوبیا سے مراد مسلمانوں کے خلاف نفرت کو پھیلانا ہے۔ میڈیا اسلاموفوبیا کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جبکہ اسلاموفوبیا اسلام کی تعلیمات کے بالکل برعکس ہے۔

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری ہے

"اے لوگو ہم نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر تم کو قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو بے شک تم میں سے اللہ کے سب سے نزدیک وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے"

(القرآن)

اسلام نسلی، علاقائی امتیاز کو رد کرتا ہے۔

حقوقِ نسواں

- تعلیم — اقراء / پڑھ
- کاروبار — (حضرت خدیجہ رضی اللہ)
- آزادیِ رائے
- سیاست

فرقہ واریت

- [illegible]
- دیوبندی
- شیعہ
- سنی
- بریلوی

-8 (مسائل کا حل) -8

قرآنی تعلیمات پر عمل:

سیاسی و دیگر معاملات میں قرآن کی تعلیمات کو مدِ نظر رکھ کر پالیسیاں بنانا۔ معاشرے میں اسلامی نظام کا نفاذ کرنا ہی واحد حل ہے۔

دن:

فرقہ واریت سے اجتناب:

فرقوں میں تقسیم ہونے کے بجائے اللہ کے احکامات (قرآن) پر مضبوطی سے عمل پیرا ہونا۔ اور علاقائی و لسانی تعصب کا خاتمہ کر کے مسلمان بننے پر توجہ دینا۔

"اور اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو" (القرآن)

جدید تعلیم کا فروغ:

تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے سے بالترتیب مسائل حل کیے جا سکتے ہیں۔ قرآن کی پہلی وحی میں ہی علم کو فروغ دینے کا حکم آیا ہے:

اقراء ٥ باسم ربک الذی خلق ٥ خلق انسان من علق ٥

ترجمہ: پڑھو! اپنے رب کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا۔ پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے۔

رسول ﷺ کی سنت کی پیروی: اسوۂ حسنہ

رسول ﷺ بہترین سیاسی رہنما، بہترین تاجر، بہترین فرد غرض بہترین انسان تھے۔ آپ ﷺ کی زندگی اور اُن کی سنت سے اُمتِ مسلمہ کو سیکھنے کے لیے بہت کچھ ملتا ہے لہٰذا اُمتِ مسلمہ کو چاہیے کہ آپ ﷺ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ترقی کی راہیں ہموار کرے۔

دفعہ
محمد حسیب سے رابطہ کرنے کے لیے ہوا

بقول اقبال

ع کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

(۲) اتحاد و اتفاق:

دنیا میں تقریباً 52 مسلم ممالک ہیں اگر یہ باہم اتحاد و اتفاق سے رہیں تو کوئی بھی دشمن بھی امتِ مسلمہ کو میلی آنکھ سے دیکھ بھی نہ سکے گا۔

بقول اقبال:

ع ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر

حاصلِ کلام:

اگرچہ امتِ مسلمہ کے مسائل سنگین ہیں مگر ان کا حل ناممکن نہیں۔ ہر فرد کو اپنی دائرۂ قوت کے مطابق ان مسائل کو حل کرنے کے لیے تگ و دو کرنی چاہیے۔ اتحاد و اتفاق کو برقرار کرنا، فرقہ واریت کا خاتمہ، انصاف پر مبنی معاشرے کا قیام محض اسلامی تعلیمات بالخصوص قرآن و سنت کی پیروی میں ہی پوشیدہ ہے۔

بقول اقبال:

ع افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ